از: اے ایس خلیل
03Jul,2011

انبیاءِ کرامؑ کی تصاویرِ مقدسہ

''بیہقی اور ابو نعیمؒ حضرت ابو باہلیؓ سے اور وہ حضرت ہشام بن عاصؓ سے روایت کرتے ہیں کہ

حضرت ابوبکرؓ کے عہدِ خلافت میں ایک قریشی آدمی کے ہمراہ مجھے شہنشاہ روم ہرقل کے پاس بھیجا گیا تاکہ اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی جائے ہم روانہ ہوکر غوطہ یعنی دمشق جا پہنچے اور حبلہ بن ایہم غسانی کے پاس چلے گئے وہ شاہی تخت پر بیٹھا ہوا تھا۔ ہم سے بات چیت کرنے کے لئے اس نے ایک قاصد بھیجا، ہم نے کہا کہ ہم کسی قاصد سے بات نہیں کرینگے۔ ہمیں بادشاہ کی طرف بھیجا گیا ہے اگر اس سے بات کرنے کی اجازت مل گئی تو ہم اظہارِ مدعا کرینگے ورنہ کسی قاصد وغیرہ سے بات نہیں کرینگے۔ قاصد نے واپس جا کر حبلــــہ کو ہمارے ارادے سے آگاہ کیا تو اس نے اجازت دے دی۔ چنانچہ ہشام نے اس سے بات چیت کی اور اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی اس وقت حبلہ نے سیاہ کپڑے پہن رکھے تھے، ہشام نے کالے کپڑوں کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا میں نے یہ لباس پہن کر قسم کھائی ہے کہ میں جب تک تمہیں شام سے نکال نہ دوں گا اس وقت تک یہ لباس نہیں اتاروں گا۔

ہم نے کہا: ''یہ تمہاری بھول ہے ہم تجھ سے یہ تیرا شاہی دربار بھی چھین لینگے اور انشاءاللہ یہ عظیم سلطنت بھی سلب کر لینگے یہ سب کچھ ہمارے نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہمیں بتایا ہے''

حبلہ نے کہا: ''تم وہ نہیں ہو، وہ تو ایسے لوگ ہونگے جو دن کو روزے رکھیں گے اور رات کو بغیر روزے کے رہیں گے، بتاؤ تمہارا روزہ کیسا ہوتا ہے؟''

ہم نے اسے اپنے روزے کے متعلق بتایا تو اسکا چہرہ کالا، سیاہ ہوگیا اور وہ بولا: ''اب تم چلے جاؤ''۔ پھر ایک قاصد کے ساتھ ہمیں بادشاہ کے پاس بھیج دیا۔

جب ہم شہنشاہِ روم (ہرقل) کے پاس پہنچے تو ہم اپنی سواریوں پر سوار تھے اور تلواریں ہماری گردنوں میں حمائل تھیں، اسکے محل کی بنیادوں کے پاس ہم نے اپنی سواریاں بٹھا دیں، وہ ہمیں دیکھ رہا تھا، اس وقت ہماری زبانوں پر یہ کلمات جاری تھے:

لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر

''نہیں کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے''

ان کلمات کی تاثیر سے بادشاہ کے محل میں دراڑیں پیدا ہوگئیں اور اسکے ٹوٹنے کی آواز سنائی دینے لگی، یوں محسوس ہو رہا تھا کہ وہ محل نہیں بلکہ کسی درخت کی شاخ ہے، جسے ہوا حرکت دے رہی ہے اس کے بعد بادشاہ کے پاس جا پہنچے۔ اس نے ہمیں دیکھ کر کہا:

''جس طرح تم ایک دوسرے کو سلام کرتے ہو اگر اس طرح مجھے بھی سلام کہتے تو اس میں ہرج ہی کیا تھا۔''

ہم نے کہا: ''السلام علیک'' اس نے کہا: ''تم اپنے بادشاہ کو کون سے کلمات کے ساتھ سلام کیا کرتے ہو؟''

ہم نے کہا: ''انہی کلمات کے ساتھ'' اس نے کہا: ''وہ تمہیں کس طرح جواب دیتا ہے'' ہم نے کہا: ''انہی کلمات کے ساتھ.''

اس نے پوچھا: ''تمہارے نزدیک عظمت والا کلام کونسا ہے؟'' ہم نے کہا: ....''لا الہ الا اللہ واللہ اکبر''

جونہی یہ کلمات ہماری زبان سے نکلے، فوراً محل کے ٹوٹنے کی آواز پیدا ہوئی،

بادشاہ نے سر اٹھا کر دیکھا اور پوچھا: ''جن کلمات کے پڑھنے سے میرے محل میں ٹوٹنے کی آواز پیدا ہوئی، جب تم اپنے مکانوں کے اندر یہ کلمات پڑھتے ہو تو کیا یہی صورتِ حال پیدا ہو جاتی ہے؟''

ہم نے کہا: ''نہیں۔ ایسا کبھی نہیں ہوا، ایسا صرف تمہارے ہاں ہوا ہے۔''

اس نے کہا: ''میری خواہش ہے کہ تم جس مکان میں جب بھی یہ کلمات کہو، اس میں دراڑیں پیدا ہو جائیں اور میں اپنی آدھی سلطنت سے نکل جاؤں۔''

ہم نے کہا: ''وہ کیوں؟'' وہ بولا: ''ہوسکتا ہے کہ اس کا تعلق معجزاتِ نبوّت سے نہ ہو بلکہ لوگوں کی فریب کاری سے ہو۔''

اسکے بعد اس نے ہم سے کافی سوالات کئے اور ہم نے اسے ساری صورتِ حال سے آگاہ کر دیا۔

حضرت ہشام بن عاصؓ فرماتے ہیں کہ ہرقل نے ہم سے پوچھا کہ تمہاری نمازوں اور روزوں کی کیا کیفیت ہوتی ہے، ہم نے اسے نماز اور روزے کے متعلق بتایا۔ اس نے کہا اٹھو!!! ہم اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اسکے حکم سے ہماری عمدہ خاطر مدارات کی گئیں، ہم وہاں تین دن رہے۔

ایک رات اس نے ہمیں اندر بلایا، ہم اسکے پاس گئے تو اس نے کہا کہ وہ باتیں دوبارہ سناؤ، ہم نے اپنی گفتگو کا دوبارہ اعادہ کیا۔ ہرقل نے سونے کا طلائی شدہ ایک بڑا صندوق منگوایا، اس میں چھوٹے چھوٹے خانے بنے ہوئے تھے، جنکے دروازے مقفل تھے۔ اس نے ایک دروازہ کھولا اور اس میں سے ایک سیاہ ریشمی کپڑا نکال کر اسے پھیلایا، اس پر سرخ رنگ کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ یہ موٹی آنکھوں والے اور بڑے کانوں والے شخص کی تصویر تھی، اتنی طویل گردن میں نے کبھی نہ دیکھی تھی، اس شخص کی ڈاڑھی بھی نہیں تھی، اسکی دو خوبصورت مینڈھیاں تھیں۔ ہرقل نے کہا: ''کیا تم اس شخص کو پہچانتے ہو؟''

ہم نے کہا: ''نہیں'' اس نے کہا: **''یہ حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔''** انکے بال بھی کافی گھنے تھے۔

اسکے بعد ہرقل نے دوسرا دروازہ کھولا اور اندر سے ایک سیاہ ریشمی کپڑا نکالا، جس پر سفید رنگ کی تصویر بنی تھی، اسکے بال گھنگھریالے، آنکھیں سرخ، سر موٹا اور داڑھی خوبصورت تھی۔ ہرقل نے پوچھا..... ''کیا تم اس تصویر کو پہچانتے ہو؟''

ہم نے کہا: ''نہیں۔'' اس نے کہا: **''یہ حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کی تصویر ہے۔''**

اس نے پھر ایک اور دروازہ کھولا اور اندر سے ایک سیاہ ریشمی کپڑا نکالا، جس پر ایسے شخص کی تصویر موجود تھی، جسکی رنگت انتہائی سفید، آنکھیں خوبصورت، پیشانی ہموار، رخسار طویل اور داڑھی سفید تھی۔ اسکے لبوں پر مسکراہٹ رقصاں تھی۔

ہرقل نے کہا: ''کیا تم انہیں پہچانتے ہو؟'' ہم نے کہا: ''نہیں''

اس نے کہا: ''یہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔''

اس نے پھر ایک اور دروازہ کھولا اور اندر سے ایک کالے رنگ کا ریشمی کپڑا نکالا جس پر سفید رنگ کی تصویر موجود تھی۔ یہ رسول اللہ (حضرت محمد) صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ ہرقل نے کہا: ''کیا تم انہیں پہچانتے ہو؟''

ہم نے کہا: ''ہاں، یہ حضرت محمّد رسول اللہ ﷺ ہیں۔''

یہ سن کر وہ سیدھا کھڑا ہوگیا، پھر بیٹھ گیا اور حیرت سے بولا: ''کیا واقعی یہ وہی ہیں؟''

ہم نے کہا: ''یقیناً یہ حضرت محمّد رسول اللہ ﷺ ہیں''۔ وہ تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہوگیا، پھر بولا:

''یہ اس صندوق کا آخری خانہ تھا۔ میں نے ارادتاً اسے جلدی سے پہلے کھول دیا تاکہ تمہارے خیالات جان سکوں۔''

پھر اس نے ایک اور دروازہ کھولا اور سیاہ ریشمی کپڑا نکالا جس پر سیاہی مائل گندمی رنگ کی تصویر بنی ہوئی تھی، جس کے بال گھنگھریالے، آنکھیں چھوٹی، نگاہ تیز، چہرے پر درشتی نمایاں، دانت باہم دیگر پیوست اور ہونٹ ذرا سکڑے ہوئے تھے. گویا وہ غصے (جلال) کی حالت میں ہیں۔ اس نے پوچھا: ''کیا تم اس شخص کو جانتے ہو؟''

ہم نے کہا: ''نہیں'' وہ بولا: ''یہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام ہیں''

آپ کی تصویر کے پاس ایک اور تصویر بھی تھی جو آپ کی تصویر سے کافی مشابہ تھی۔ البتہ اسکے سر پر تیل لگا ہوا تھا۔ پیشانی چوڑی اور آنکھوں کی سیاہی ناک کی جانب مائل تھی۔ اس نے پوچھا: ''کیا تم اس شخص کو جانتے ہو؟''

ہم نے کہا: ''نہیں'' وہ بولا: ''یہ حضرت ہارون علیہ الصلوۃ والسلام ہیں''

پھر اس نے ایک اور دروازہ کھولا اور سفید ریشمی کپڑا نکالا۔ اسپر ایسے شخص کی تصویر تھی جسکی رنگت گندمی، گیسو دراز اور قد میانہ تھا، گویا ان پر غیظ و غضب کی کیفیت طاری ہو۔ اس نے کہا: ''کیا تم اس شخص کو پہچانتے ہو؟''

ہم نے کہا: ''نہیں'' وہ بولا: ''یہ حضرت لوط علیہ الصلوۃ والسلام ہیں''۔

پھر اس نے ایک اور دروازہ کھولا اور سفید ریشمی کپڑا نکالا۔ اس پر ایسے شخص کی تصویر تھی جسکی رنگت سفید مائل بہ سرخی، ناک ستواں، رخسار کم گوشت اور چہرہ انتہائی حسین و جمیل تھا۔ اس نے پوچھا: ''کیا تم اس شخص کو پہچانتے ہو؟''

ہم نے کہا: ''نہیں'' ہرقل بولا: ''یہ حضرت اسحاق علیہ الصلوۃ والسلام ہیں''

اس کے بعد اس نے ایک اور دروازہ کھولا اور سفید ریشمی کپڑا نکالا تو اس کے تصویر حضرت اسحاق علیہ الصلوۃ والسلام کی تصویر سے ملتی جلتی تھی البتہ اس کے ہونٹ پر تل کا نشان تھا۔ اس نے پوچھا: ''کیا تم انہیں پہچانتے ہو؟''

ہم نے کہا: ''نہیں'' ہرقل نے کہا: ''یہ حضرت یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام ہیں''

پھر ایک اور دروازہ کھولا اور کالا ریشمی کپڑا نکالا۔ اس پر ایسے شخص کی تصویر تھی جسکی رنگت سفید، چہرہ دلکش، ناک ستواں، قد و قامت دلربا، چہرہ نور اور عجز و انکساری کا غماز پھر سفید رنگت میں سرخی کی حسین آمیزش۔ اس نے کہا: ''کیا تم انہیں جانتے ہو''

ہم نے کہا: ''نہیں'' اس نے کہا: ''یہ تمہارے نبی کریم ﷺ کے جدامجد حضرت اسماعیل علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔''

پھراس نے ایک اور دروازہ کھول کر سفید ریشمی کپڑا نکالا۔اس پر موجود سفید تصویر حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام جیسی تھی، چہرہ گویا آفتاب عالمتاب۔پوچھا: ''کیا انہیں پہچانتے ہو؟''

ہم نے نفی نے جواب دیا۔ تو وہ بولا: ''یہ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام ہیں''

پھرایک اور دروازہ کھول کر سفید ریشمی کپڑا نکالا۔اس پر ایسے شخص کی تصویر تھی جس کا رنگ سرخ، پنڈلیاں باریک، آنکھیں چھوٹی، پیٹ بڑا اور قد میانہ تھا۔اسکے گلے میں تلوار حمائل تھی۔اس نے پوچھا: ''کیا تم اس شخص کو پہچانتے ہو؟''

ہم نے کہا: ''نہیں'' وہ بولا: ''یہ حضرت داؤد علیہ الصلوۃ والسلام ہیں''

پھراس نے ایک اور دروازہ کھولا اور سفید ریشمی کپڑا نکالا جس پر ایک گھڑسوار کی تصویر تھی۔جس کے سرین پر گوشت اور ٹانگیں لمبی تھیں۔اس نے پوچھا: ''کیا تم انہیں پہچانتے ہو؟''

ہم نے کہا: ''نہیں'' وہ بولا: ''یہ حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ السلام ہیں''۔

پھراس نے ایک اور دروازہ کھولا اور کالے رنگ کا ریشمی کپڑا نکالا جس پر موجود تصویر بالکل سفید تھی، ایک نوجوان شخص کی تصویر .....جسکی داڑھی بالکل سیاہ، بال گھنے اور چہرہ دلکش ودلربا تھا۔اس نے پوچھا: ''کیا تم اس شخص کو پہچانتے ہو؟''

ہم نے کہا: ''نہیں'' وہ بولا: ''یہ حضرت ابنِ مریم (عیسٰی) علیہ الصلوۃ والسلام ہیں''۔

جب اس نے ہمیں مذکورہ انبیاء اکرام ؑ کی یہ نایاب تصاویر دکھائیں تو ہم نے اس سے پوچھا:

''یہ بتاؤ یہ تصاویر تمہارے پاس کہاں سے آئیں ہیں، لگتا ہے کہ یہ انبیاء اکرام کی اصل تصاویر ہیں کیونکہ ہمارے نبیِ کریم محمدِ مصطفٰی ﷺ کی تصویر حضور ﷺ کی شکل وصورت کی مانند ہے۔''

اس نے کہا: ''حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے رب سے سوال کیا تھا کہ یا اللہ میری اولاد میں جو انبیاء اکرام ؑ پیدا ہوں گے مجھے ان کی صورتیں دکھا۔تو اللہ تعالیٰ نے ان پر انبیاء اکرام کی تصویریں نازل فرمادیں۔یہ تصاویر سورج کے مقامِ غروب میں حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کے صندوق میں موجود رہیں۔پھر وہاں سے ذوالقرنین نے انہیں نکالا اور حضرت دانیال علیہ الصلوۃ والسلام کو دے دیا۔''

اسکے بعد ہرقل نے کہا: ''واللہ میرا جی چاہتا ہے کہ میں اپنی سلطنت سے دستبردار ہو جاؤں اور تم میں سے کسی باہمت اور طاقتور شخص کا غلام بن جاؤں، یہاں تک کہ میں دنیا سے کوچ کر جاؤں''

پھراس نے ہمیں بہترین انعامات دے کر رخصت کیا۔ ''

(علامہ جلال الدین سیوطیؒ: الخصائصِ کبرٰی، اردو ترجمہ: علامہ مقبول احمد...مطبوعہ: ادارہ ضیاء القرآن....صفحہ ۲۷ تا ۳۳)

انجمن سرفروشانِ اسلام، انٹرنیشنل